أَكْرِمُوا أَصْحَابِي فَإِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ

میرے صحابہ کی تعظیم کرو، بیشک وہ تم سے بہتر ہیں

مشکوٰۃ ص ۵۵۳

مناقب صحابہ کرام علیہم الرضوان

چہل احادیث

مؤلف: پیر غلام دستگیر نامی رحمۃ اللہ علیہ

تخریج احادیث: علامہ محمد شہزاد مجددی سیفی

سنّی لٹریری سوسائٹی ۴۹۔ ریلوے روڈ، لاہور۔

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم ○

چالیس حدیثیں یہ رسولِ عربی کی — ہیں شان میں اصحابؓ نبی مطلبی کی
جو شخص کرے حفظ انہیں صدق و یقیں سے — حاصل ہو شفاعت اسے اللہ کے نبی ﷺ کی

چہل احادیث رسولِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام
فی مناقب صحابۂ کرام علیہم الرضوان

مرتبہ
حضرت علامہ پیر غلام دستگیر نامی علیہ الرحمہ

تخریج احادیث
علامہ محمد شہزاد مجددی

سنی لٹریری سوسائٹی ۔ ۴۹ ریلوے روڈ لاہور

باسمہٖ تعالیٰ

بفیضانِ نظر: مجدّدِ عصر حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن دامت برکاتھم پیرارچی

بیادگار: صوفیٔ بے مثل حضرت مرشدی صوفی گندل خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سلسلہ دستک نمبر **39**

نام کتاب: چہل احادیث رسولِ انام علیہ السلام

مرتبہ: حضرت پیر غلام دستگیر نامی مرحوم ومغفور

اہتمام واشاعت: علامہ محمد شہزاد مجددی

صفحات: ۴۰

تاریخ اشاعت: جمادی الثانی ۱۴۲۴ھ / اگست ۲۰۰۳ء

کمپوزنگ: الحجاز کمپوزرز، اسلام پورہ، لاہور 7225944#

ناشر: سنی لٹریری سوسائٹی ۔ ۴۹ ۔ ریلوے روڈ، لاہور

ہدیہ: دعائے خیر بحق معاونین

بیرونی حضرات پانچ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت منگوائیں

سُنّی لٹریری سوسائٹی، ۴۹ ۔ ریلوے روڈ لاہور

E MAIL: msmujaddidi@hotmail.com

Ph: **7234068**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش گفتار

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اُمت کو بے شمار خصائص اور انعامات سے نواز کرا سے ''خیر امت'' فرمادیا، یوں بہترین رسول کی نسبت کے طفیل یہ امت بہترین امت قرار پائی۔ صد شکر کہ ہم ایسے معصیت شعاروں کا شمار اُس خوش نصیب اُمت میں ہے، جس میں سے ایک گروہ ''رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ'' کے اعزاز سے مشرّف ہے۔ کسی کے سر پر ''عَشْرَۃُ الْمُبَشِّرِیْنَ بِالْجَنَّۃِ '' کا تاج ہے، تو کوئی ''اِعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ '' کا بشارت یافتہ ہے۔

خیر القرون کی برکات سے مشرف ہو کر منصب صحابیّت پر فائز ہونے والے ان قدسی صفات نفوس حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی شان و عظمت اور فضیلت پر مشتمل چالیس احادیث کا یہ عظیم الشان گلدستہ آج سے تقریباً اڑتالیس سال قبل حضرت پیر غلام دستگیر نامی (م۔ ۱۹۶۱ء) کی ترتیب و تحریک کے ساتھ شائع ہوا تھا۔ حضرت نامی مرحوم کی وجہ شہرت ایک تو اُن کے خانقاہ جلیلہ (حضرت عبدالجلیل چوہڑ شاہ بندگی سہروردی) کے متولی اور سجادہ نشین ہونے کے حوالے سے ہے اور دوسرے ان کے حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عزت و ناموس کے محافظ ہونے کے حوالے سے ہے۔

حضرت نامی صاحب کا تاحیات یہ معمول رہا کہ وہ صحابۂ کرام اور اہلبیت اطہار علیہم الرضوان کی سیرت وشخصیات اور باہمی تعلق وروابط کو تحریری شکل میں شائع فرما کر عامۃ المسلمین تک پہنچانے کا اہتمام کرتے رہے۔

پیشِ نظر مطبوعہ کاوش بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے، ''سُنّی لٹریری سوسائٹی''

کے زیرِ اہتمام اس سے قبل دیگر کتب و رسائل کے علاوہ اربعینیات کے سلسلے میں اربعین سیفی، اربعین فاتحہ اور اربعین حنفیہ جیسی علمی اور مقبول کتب شائع ہو چکی ہیں۔ اب حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان میں یہ ''اربعین فضائل صحابہ'' شائع ہو کر اہلِ علم کے ہاتھوں میں ہے۔ ہم نے اس کی ترتیب جدید اور صحت طباعت کے علاوہ موجودہ دور کے ذوقِ علمی اور معیارِ تحقیق کے پیشِ نظر تمام احادیث کی تخریج بھی کر دی ہے، تاکہ قارئین بآسانی حدیث شریف کے ماخذ تک رسائی حاصل کر سکیں۔ اور تفصیلات جاننے کے خواہشمند حضرات بھی سہولت سے استفادہ علمی کر سکیں۔ اس اربعین میں بعض طویل روایات کو............ الخ کے اشارے کے ساتھ مجملاً نقل کیا گیا ہے، حوالے کی موجودگی سے مکمل حدیث شریف کا مطالعہ کرنے کے متمنی حضرات بھی اطمینان محسوس کریں گے۔

حضرات صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی عظمت و بزرگی کے اظہار کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زبان حق ترجمان سے مختلف مواقع پر جو اشارات فرمائے ہیں، اگر انہیں ملحوظ رکھا جائے تو کم از کم ایک صاحبِ ایمان ان عظیم شخصیات کے خلاف زبان درازی کی جرأت نہیں کر سکتا۔

نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

أَصْحَابِيْ كُلُّهُمْ عُدُوْلٌ ——— میرے تمام صحابہ عادل ہیں۔

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَنِيْ وَاخْتَارَلِيْ اَصْحَابًا۔

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے منتخب کیا اور میرے لیے صحابہ کو منتخب کیا۔

(كتاب السنة: ٢/ ٤٨٣)

قرآن پاک میں بھی واضح طور پر اشارے موجود ہیں کہ حضرات صحابہ خصوصاً افضل الصحابہ حضرت سیّدنا صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما پہلے ہی سے منتخب تھے۔

سورۃ فتح کے آخری رکوع میں فرمایا:

ذٰلِکَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ۔

ان لوگوں کی مثالیں توراۃ میں بھی ہیں اور انجیل میں بھی ہیں۔

مستدرک حاکم (باب فضائل صحابہ) میں روایت ہے:

ایک یہودی توراۃ کا جاننے والا اپنے شاگرد کے ساتھ کھڑا تھا، کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھوڑے پر سوار ہونے کے لیے نکلے۔ جب آپ سوار ہوئے تو ہوا سے آپ کی پنڈلی پر سے تہمد کا کپڑا ہٹ گیا۔ تو یہودی عالم نے شاگرد سے کہا:

"وہ دیکھو اس کی پنڈلی پر گول سیاہ نشان ہے، توراۃ کے مطابق یہ وہی شخص ہے جو یروشلم کو فتح کرے گا۔"

الحمدللہ! کل قیامت کو ساری اُمت کے افراد کے لیے یہ بات باعث فخر ہو گی کہ ہم اس اُمت سے تعلق رکھتے ہیں جس میں صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم جیسے مردانِ خدا اور برگزیدگان دہر شامل ہیں۔ حق تعالیٰ شانہٗ ہمیں خلفاء راشدین اور ائمہ طاہرین کی محبت و عقیدت سے سرفراز فرمائے۔ آمین!

۱۸ ر جمادی الآخرہ ۱۴۲۴ھ

احقر العباد
محمد شہزاد مجدّدی
دار الاخلاص، لاہور

لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِىْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا فِىْ أَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيْهًا وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا۔

یعنی جو شخص میری امّت کے نفع کے لئے چالیس حدیثیں متعلقِ امر دین یاد کرے اسے اللہ تعالیٰ روز قیامت فقیہ اٹھائے گا، اور میں اس دن اس کا شفیع اور (طاعت پر) گواہ ہوں گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر کئی اصحاب نے مجموعۂ چہل حدیث مرتب کر کے مسلمانوں کے فائدے کے لئے شائع کیا ہے۔ اس وقت صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے مناقب کی اشاعت کی بڑی ضرورت ہے اس لئے میں نے حضرت عبدالحق محدث دہلویؒ کی قلمی شرح مشکوٰۃ شریف سے جو ہمارے جدی کتب خانہ میں موجود ہے۔ مناقب صحابہؓ پر مشتمل چالیس حدیثوں کو نقل کیا اور فارسی سے اردو میں مفہوم ادا کر کے اشعار میں بھی توضیح کر دی تا کہ مسلمان احادیث یاد کر کے حضور علیہ السلام کی شفاعت سے بہرہ یاب ہوں اور ان کے دلوں میں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عظمت نقش ہو جائے اور کسی دشمن و حاسد کے مٹائے نہ مٹے۔ ہم اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ ایک مستقل حکمران قوم ہیں۔ اسی دعوے کے ساتھ ہم نے اپنی علیحدہ آزاد حکومت کا مطالبہ کیا اور پاکستان لینے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ پاکستان اس برِصغیر ہندوستان کا ایک حصہ ہے۔ جس پر ہم محمد بن قاسم کے فاتحانہ اقدام سے لے کر ۱۸۵۷ء تک فرمانروا تھے۔ پھر ہم میں کاہلی اور سستی کے سبب ضعف پیدا ہوا اور ۱۹۴۷ء تک دوسروں کے غلام رہے خدا بھلا کرے قائداعظم محمد علی جناح کا جن کی مساعی سے

ہمیں ایک خطۂ آزادانہ طور پر زندگی بسر کرنے کے لئے مل گیا۔ گو ہم نے اس وقت تک اپنی اصلاح نہیں کی اور ہماری معاشرت ویسی ہی پست اور ناپسندیدہ ہے۔

ہاں یہ ہمارا فخر کرنا کہ ہم ایک حکمران قوم ہیں۔ کس بنا پر ہے کیا ہماری ہفت پشت میں سے کسی نے فتح کا پھریرا دنیا میں اڑایا تھا؟ نہیں یہ فتح کی داغ بیل ڈالنے والے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔ جنہوں نے ایمانی قوت سے کام لے کر اور جانیں قربان کر کے پہلے سرزمین عرب کو شرک کی آلائش سے پاک کیا اور پھر اس مرکزِ اسلام کو دشمنوں کی دست بُرد سے محفوظ رکھنے کے لئے شمشیر بدست باہر نکلے اور قیصر و کسریٰ کی سلطنتوں پر تسلط جما کر اسلامی حکومت قائم کی، جس کے آثار اب بھی ایران و عراق و شام و مصر اور افغانستان وغیرہ میں نظر آتے ہیں اور انہی میں ایک نشان پاکستان بھی ہے۔

اگر ہم ایک احسان شناس قوم ہیں۔ تو ہمیں صحابۂ کرام کی عزت کرنا اپنا فرض قرار دینا اور معلوم کرنا چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں ہمیں کیا حکم دیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے چند، میں نے اس مختصر رسالے میں جمع کر دیئے ہیں۔

یہ رسالہ میں نے پہلے درگاہ حضرت عبدالجلیل قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ ہوری کی طرف سے ۱۹۴۰ء میں شائع کر کے مفت تقسیم کیا پھر قریشی بک ایجنسی نے چھپوایا، پھر یہ رسالہ شمس الاسلام بھیرہ اور رضوان لاہور وغیرہ نے نقل کر کے ان چہل احادیث کی اشاعت کی۔ اب اسے کارپردازان دین محمدی تاجران کتب لاہور طبع کرا رہے ہیں۔ خدا مسلمانوں کو اس کے مطالعہ کرنے اور بزرگانِ دین کی عظمت نقش دل کرنے کی توفیق دے اور وہ یقین کر لیں کہ ہماری دنیا میں عزت و توقیر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی کوششوں کی مرہونِ منت ہے۔

۲۲ر جون ۱۹۵۵ء | غلام دستگیر نامی
بمطابق ۲ر ذیقعدہ ۱۳۷۴ھ | متولی اوقاف اشرف محلہ چلہ بیبیاں، لاہور

مناقب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم

(۱)

خَیْرُ اُمَّتِیْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ (الخ)

یعنی میری امت میں سب سے بہتر میرے اصحابؓ ہیں، پھر تابعین پھر تبع تابعینؒ۔ (مشکوٰۃ: ص۵۵۳ (متفق علیہ)

(نوٹ) صحابہ کا زمانہ ایک سو بیس برس تابعین کا ایک سو ستر سال اور تبع تابعین کا دو سو بیس برس تک رہا۔ پھر فلاسفہ اور معتزلہ وغیرہ نے پیدا ہو کر کذب وخیانت اور بدعہدی سے کام لینا اور مال حرام کھا کھا کر موٹا ہونا شروع کیا۔

نبی سے ملنے والے بالیقین خیر الامم ٹھہرے پھر ان سے ملنے والے اور پھر وہ جو ملے ان سے

(۲)

ایک اور حدیث میں وارد ہے:۔

اَکْرِمُوْا اَصْحَابِیْ فَاِنَّهُمْ خِیَارُکُمْ۔ (الخ)

میرے صحابہؓ کی عزت کرو۔ کیونکہ وہ تم سب میں نیک اور برگزیدہ ہیں۔ (مشکوٰۃ، ص۵۵۴)

پھر ان کے بعد تابعین اور تبع تابعین کی تکریم بھی لازم ہے:

لَاتَمَسَّ النَّارُ مُسْلِمًا رَّاٰنِیْ اَوْرَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ

(ایضاً: ترمذی، ص: ۲/۲۲۵)

یعنی جس مسلمان نے مجھے یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا، اسے دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی۔

کرو عزت صحابہ کی کہ وہ تم سب سے ہیں اچھے
پھر ان سے ملنے والوں کی پھر انکی جو ملے ان سے
وہ مسلم آگ سے آزار ہرگز پا نہیں سکتا
نبی ﷺ کو یا صحابہؓ سے کسی کو جس نے ہے دیکھا (نامیؔ)

(۳)

اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِیْ اَصْحَابِیْ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَاتَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَی اللّٰهَ فَیُوْشِکُ اَنْ یَأخُذَهٗ۔

(مشکوٰۃ،ص ۵۵۴، ترمذی،ص ۲/۲۲۵)

یعنی میرے اصحاب کے معاملے میں خدا سے ڈرتے رہو دوبار یہی ارشاد فرمایا، یعنی ان کا ذکر تعظیم وتوقیر سے کرو۔ اور میرے ساتھ ان کی رفاقت کا حق ادا کرو۔ میرے بعد انہیں دشنام وعیوب کے تیر کا نشانہ نہ بنانا پس جو انہیں دوست رکھے گا وہ میری دوستی کے لحاظ سے دوست رکھے گا۔ اور جو ان سے دشمنی کرے گا۔ وہ میرے ساتھ دشمنی رکھنے کی وجہ سے دشمنی رکھے گا جو انہیں رنجیدہ کرے گا۔ وہ یقیناً مجھے رنجیدہ کرے گا اور جو مجھے رنجیدہ کرے گا۔ وہ یقیناً خدا کو رنجیدہ کرے گا اور جو خدا کو رنجیدہ کرے گا۔ اسے جلدی ہی خدائے تعالیٰ پکڑے گا اور عذاب دے گا۔

اصحابِؓ مصطفٰے سے بغض و حسد جو رکھے حق کے عتاب میں بس اپنے تئیں وہ سمجھے

(۴)

لَاتَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْاَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا

مَابَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَانَصِيْفَهٗ ۔

(مشکوٰۃ،ص۵۵۳،(متفق علیہ)ترمذی،ص:۲۲۵/۲)

یعنی میرے اصحابؓ کو سبّ (دشنام) نہ دو۔ اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ جتنا سونا بھی خیرات کر دے۔ تو وہ ثواب میں صحابیؓ کے ایک مُدّ بلکہ نصف مدّ کو بھی نہیں پہنچتا۔

قابلِ عزت ہیں اصحابِ نبی ﷺ بھول کر بھی تم نہ کرنا ان کی ذم
تم اُحد جتنا بھی دو سونا اگر ہوگا نصفِ مُدّ سے بھی ان کے کم

(۵)

اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ فَبِاَيِّهِمْ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ ○ (مشکوٰۃ ص:۵۵۴)

یعنی میرے اصحابؓ ستاروں کی طرح ہیں ان میں سے جس کی بھی تم پیروی کرو گے راہ پاؤ گے۔

راہ ملتی ہے سب کو تاروں سے اور ہدایت نبی ﷺ کے یاروں سے
ہے صحابہؓ کی اقتداء میں ہُدا جو مخالف چلا تباہ ہوا

پھر فرمایا: اِذَارَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ ۔ (مشکوٰۃ،ص۵۵۴،ترمذی،ص۲۲۵/۲)

یعنی جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے اصحابؓ کو دشنام دے رہے ہیں۔ تو کہو کہ تمہارے شر پر خدا کی لعنت یعنی اس فعل کے بدلے تم خدا کی رحمت سے دور رہو۔ عَلٰى شَرِّكُمْ میں اشارہ ہے کہ اگر فعل پر لعنت کرے (نہ کہ ذات پر) تو قرین احتیاط ہے۔

صحابہؓ پر کسی کو سبّا کرتے تم اگر دیکھو تو کہہ دو تم یہی لعنت خدا کی تیرے شر پر ہو

مناقب

سیدنا ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ عنہما

(٦)

اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْبَکْرٍؓ۔

یعنی جس نے لوگوں میں سب سے زیادہ اپنی رفاقت اور مال سے مجھ پر احسان کیا ہے وہ یقیناً ابوبکرؓ ہیں۔ (مشکوٰۃ، ص ۵۵۴ (متفق علیہ)

جس نے تن من دھن سے کی ہے خدمتِ ختم الرُّسل
ہاں وہ ہے بوبکرؓ فرش وعرش پر ہے جس کا غُل

نیز فرمایا:

مَالِاَحَدٍ عِنْدَنَا یَدٌ" اِلَّاوَقَدْ کَافَیْنَاهُ مَاخَلَااَبَابَکْرٍ فَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا یَدًا یُّکَافِیْهِ اللّٰهُ بِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (الخ)

(مشکوٰۃ، ص:۵۵۵ (ترمذی، ص:۲/۲۰۷)

یعنی ہمارے ساتھ جس کسی نے احسان اور نیکی کی ہم نے اس کا عوض دے دیا۔ سوائے ابوبکرؓ کے۔ اسے اللہ تعالیٰ نیکی اور احسان کی جزا روزِ قیامت دیں گے۔

دیئے ہم نے اوروں کے احسان اتار
عوض دے گا بوبکرؓ کو کردگار

(٧)

لَایَنْبَغِیْ لِقَوْمٍ فِیْهِمْ اَبُوْبَکْرٍ اَنْ یَّؤُمَّهُمْ غَیْرُهٗ۔

(مشکوٰۃ، ص:۵۵۵ (ترمذی، ص:۲/۲۰۸)

یعنی (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت میں حضرت عائشہؓ سے فرمایا) جس قوم

میں ابوبکرؓ ہوں، اُس کے لئے زیبا نہیں کہ ابوبکرؓ کے سوا اس کا کوئی اور امام ہو۔ اسی لئے حضرت علیؓ نے فرمایا تھا کہ:

قَدَّمَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ اَمْرِ دِیْنِنَافَمَنِ الَّذِیْ یُؤَخِّرُکَ فِیْ دُنْیَانَا۔

اے ابوبکرؓ جب رسول اللہ ﷺ نے آپ کو ہمارے دینی کام میں مقدم رکھا تو آپ کو ہمارے امور دنیا میں مؤخر رکھنے والا کون؟

نہیں تھا کسی کا حق اور کام   کہ صدیقؓ کے ہوتے بنتا امام

(۸)

اَنْتَ صَاحِبِیْ فِی الْغَارِ وَصَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ۔

یعنی اے ابا بکرؓ تم غارِ ثور میں میرے رفیق تھے اور حوضِ کوثر پر بھی جنت میں میرے ساتھ رہو گے۔ (مشکوٰۃ، ص:۵۵۵ (ترمذی، ص:۲/۲۰۸)

غار میں جو تھے محمد ﷺ کے شفیق   حوضِ کوثر پر بھی وہ ہوں گے رفیق (نامیؔ)

پھر فرمایا:

اَمَّا اَنَّکَ یَا اَبَابَکْرٍ اَوَّلُ مَنْ یُدْخِلُ الْجَنَّۃَمِنْ اُمَّتِیْ۔

(مشکوٰۃ، ص:۵۵۶ (سنن ابی داوٗد: رقم:۴۶۵۲۔ کتاب السنۃ)

یعنی اے ابوبکر! تحقیق تم ہی میری اُمت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گے۔

سب سے پہلے داخلِ جنت جو ہو گا امتی   نامِ نامی اُن کا ہے بوبکرؓ صدیقِ نبی ﷺ

(۹)

اَنَـااَوَّلُ مَـنْ تَـنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ

اتِیَ اَهْلُ الْبَقِیعِ فَیُحْشَرُوْنَ مَعِی ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰی اُحْشَرَ بَیْنَ الْحَرَمَیْنِ۔ (مشکوٰۃ،ص:۵۵۶ (ترمذی،ص:۲/۲۱۰)

یعنی قیامت کے دن سب سے پہلے میں زمین سے اٹھوں گا پھر ابوبکرؓ پھر عمرؓ (جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سبز روضہ کے اندر انجمن آرا ہیں۔ نامی) پھر جنت البقیع کے مدفون (حضرت عثمانؓ ازواجِ مطہرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم) میرے ساتھ قبروں سے اٹھیں گے (یعنی حشر میں سب سے پہلے ان کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا جمال نصیب ہوگا) پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا۔ یہاں تک کہ حرمین (مکہ و مدینہ) کے درمیان سب میرے پاس جمع ہو جائیں گے۔

مدفون جو حبیب صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے قریب ہیں ۔ دنیا و آخرت میں وہی خوش نصیب ہیں

(نامی)

مناقب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

(۱۰)

یَاابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَالَقِیَکَ الشَّیْطَانُ سَالِكًا فَجًّاقَطُّ اِلَّاسَلَکَ فَجًّا غَیْرَ فَجِّکَ۔ (مشکوٰۃ،ص۵۵۷،متفق علیہ)

یعنی اے عمر بن خطابؓ! مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر شیطان تجھے کشادہ راہ میں بھی گامزن پائے تو وہ راستہ ہی چھوڑ جاتا ہے۔ جس پر تم چل رہے ہو، یعنی وہ تیرے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا ہم کو یہ خوش خبری سناتا ہے
عمرؓ جس راہ پر ہو اس سے شیطان بھاگ جاتا ہے

(نامی)

نیز فرمایا: اِنَّ الشَّیْطَانَ لَیَخَافُ مِنْکَ یَاعُمَرُ۔ (ترمذی، ص۲/۲۱۰)

یعنی اے عمرؓ! بے شک تجھ سے شیطان خوف کھاتا ہے۔

ہاں عمر فاروق اعظمؓ سایۂ رحمان ہے
لرزہ براندام اس سے ہرگھڑی شیطان ہے

(۱۱)

اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِہٖ۔

یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ نے عمرؓ کے دل وزبان پر حق پیدا کر دیا ہے۔

نبیِ برحق ﷺ نے کہہ دیا ہے عمرؓ کے حق میں جو عین حق ہے
دل وزبانِ عمرؓ پہ حق ہے نہیں شک اس میں یہ دادِ حق ہے (نامی)

(مشکوٰۃ، ص۵۵۷، (ترمذی، ۲/۲۰۹، سنن ابی داؤد، کتاب الخراج، رقم: ۲۹۶۲۔۲۹۶۱)

(۱۲)

لَوْکَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ۔

(مشکوٰۃ، ص۵۵۷، (ترمذی، ۲/۲۰۹)

یعنی اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطابؓ ہوتا۔

امت کو دے گئے یہ بیّن خبر نبی ﷺ
ہوتا جو میرے بعد تو ہوتا عمرؓ نبی

(۱۳)

اَللّٰھُمَّ اَیِّدِالْاِسْلَامَ بِعُمَرَ۔

یعنی یا اللہ! عمر کو مشرف باسلام کر کے اسلام کی مدد فرما۔

دعا حضرت ﷺ نے کی اسلام لے آئے عمرؓ فوراً
گری اعداء پہ بجلی سی گئے صدمے سے مرفوراً

اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِیْ جَھْلِ بْنِ ھِشَامٍ اَوْبِعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ...... (الخ) (مشکوٰۃ،ص:۵۵۷،رواہ احمد والترمذی،ص:۲/۲۰۹)

(۱۴)

اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ سَیِّدَا کُھُوْلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ۔

یعنی ابوبکر اور عمر دونوں تمام اگلے پچھلے بوڑھے جنتیوں کے سردار ہیں۔ سوائے انبیاء و مرسلین کے۔ (مشکوٰۃ ص۵۶۰،ترمذی:۲/۲۰۸،ابن ماجہ،رقم:۱۹۵المقدمۃ)

نکتہ: شباب کا عہد ۲۳ سال تک اور کہولت کا ۵۱ برس تک شمار کیا گیا ہے۔ حسنینؓ کو نوجوانانِ جنت کا سردار فرمایا گیا ہے یہ سرداری دنیوی عمر کے لحاظ سے ہے ورنہ بہشت میں کسی کی پیرانہ شکل نہ ہوگی۔

ابوبکر و عمر ہیں جنتی سردار سارے پختہ عمروں کے
مگر ہاں وہ نہیں سردار نبیوں اور رسولوں کے

(۱۵)

ھٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ۔

یعنی رسول اللہ ﷺ نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کو دیکھا اور فرمایا۔ یہ دونوں میرے کان اور آنکھیں ہیں۔ (مشکوٰۃ،ص۵۶۰،ترمذی:۲/۲۰۸)

کارِ دین و مسلمین میں میرے یہ سمع و بصر
سنتے حق ہیں دیکھتے بھی حق ہیں ابوبکرؓ و عمرؓ (نامیؔ)

(۱۶)

مَامِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَلَہٗ وَزِیْرَانِ مِنْ اَھْلِ السَّمَآءِ وَوَزِیْرَانِ مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ فَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَھْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرَ۔

(مشکوٰۃ،ص ۵۶۰،ترمذی،ص:۲۰۹/۲)

یعنی ہر نبی کے آسمان والوں اور زمین والوں میں سے دو دو وزیر ہوتے ہیں۔میرے آسمانی وزیر جبرائیل و میکائیل ہیں اور زمینی وزیر ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں۔(یعنی میں ان کی مشاورت سے مہمات الامور سرانجام دیتا ہوں)۔

اُدھر جبریل و میکائیل سے ہے مشورہ ان کا
ادھر صدیقؓ اور فاروقؓ سے ہیں انجمن آرا

(۱۷)

فَاقْتَدُوْا بِاللَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرُ۔

(مشکوٰۃ،ص ۵۶۰،ترمذی،ص:۲۰۷/۲)

یعنی متابعت اور پیروی کرو میرے بعد ان دونوں کی یعنی ابوبکرؓ اور عمرؓ کی۔(یہی میرے بعد خلیفہ ہوں گے)۔

کی وصیت یہ رسولِ حق نے اے مردِ سعید
پیروی کرنا ابوبکرؓ و عمرؓ کی میرے بعد ۔ (نامی)

(۱۸)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ ذَاتَ یَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ اَحَدُھُمَا عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ

شِمَالِہٖ وَھُوَ اٰخِذٌ" بِاَیْدِیْھِمَافَقَالَ ھٰکَذَانُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

یعنی ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنے حجرے سے نکل کر مسجد میں تشریف لائے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ میں سے ایک آپ ﷺ کی دائیں طرف تھا اور دوسرا بائیں جانب اور آپ ﷺ نے ان دونوں کے ہاتھ اپنے دستِ مبارک میں لئے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ ہم قیامت کے دن اسی طرح اٹھیں گے۔ (مشکوٰۃ، ص ۵٦٠، ترمذی، ص: ۲/۲۰۸)

زندگی میں اور بعد از فوت بھی ہیں ابوبکرؓ و عمرؓ یار نبی ﷺ

حشر میں بھی وہ اٹھیں گے ایک ساتھ ہوگا ان کے ہاتھ میں دونوں کا ہاتھ

(نامی)

مناقب سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

(١٩)

یَاعُثْمَانُ اِنَّہٗ لَعَلَّ اللّٰہَ یُقَمِّصُکَ قَمِیْصاً فَاِنْ اَرَادُوْکَ عَلٰی خَلْعِہٖ فَلَاتَخْلَعْہُ لَھُمْ ۔ (ترمذی، ص: ۲/۲۱۱، مشکوٰۃ، ص: ۵٦۲)

یعنی اے عثمانؓ! تمہیں خداتعالیٰ قمیصِ خلافت پہنائے گا۔ پس اگر لوگ اس کے اتارنے کا مطالبہ کریں تو یہ قمیصِ خلافت نہ اتارنا۔

عزیز از جان تھا ان کو رسول اللہ کا فرمان

رہے قائم خلافت پر فدا عثمانؓ نے کی جان (نامی)

(٢٠)

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی ھٰذِہٖ یَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِھَاعَلٰی یَدِہٖ وَقَالَ ھٰذِہٖ لِعُثْمَانَ ۔ (ترمذی، ص: ۲/۲۱۲، بخاری، ص: ۱/۵٦۳)

یعنی جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمانؓ کو حدیبیہ سے اپنا سفیر بنا کر کے بھیجا اور مشہور ہوا کہ وہاں شہید کر دیئے گئے تو ان کا انتقام لینے کے لئے حکمِ بیعت ہوا یہ بیعتِ رضوان کے نام سے قرآن میں مذکور ہے۔ اس میں رسول اللہ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کو حضرت عثمانؓ کا ہاتھ قرار دیتے ہوئے اس پر اپنا بایاں ہاتھ رکھا اور فرمایا: یہ عثمان کی طرف سے ہے۔

نبی نے ہاتھ اپنے کو کہا یہ دستِ عثمانؓ ہے ۔۔۔ یدُ اللہ کی عزت پائی عثمانؓ نے پیمبر ﷺ سے
یہ اس میں راز تھا مضمر کہ بیعت دستِ عثمان پر ۔۔۔ سمجھ لیں مومن ایسی جیسے بیعت کی پیمبر ﷺ سے

(۲۱)

لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ ـ

(مشکوٰۃ، ص ۵۶۱، ترمذی، ص: ۲/۲۱۰، ابن ماجہ، رقم: ص: ۱۰۹، المقدمۃ)

یعنی ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور میرا رفیق جنت میں عثمانؓ ہے۔

ہر نبی کا ایک ہوتا ہے رفیق ۔۔۔ اور میرا جنت میں عثمانؓ ہے شفیق

(۲۲)

مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ ـ (ترمذی، ص: ۲/۲۱۱)

یعنی جیش عسرت کی تیاری کے لئے جب تینوں دفعہ حضرت عثمانؓ نے سامان دینے کے اعلان میں سبقت کی اور تین سو اونٹ احلاس (جھولوں) اور اَقتاب (پالانوں) سمیت پیش کئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے دو دفعہ فرمایا کہ اگر عثمانؓ اس نیکی کے بعد فرضاً کوئی فعل کر بیٹھے تو نیکی اس کام کا کفارہ ہو جائے گا۔ یعنی اسے کوئی گرفت نہ ہوگی۔ دوسری حدیث میں یوں وارد ہے:

مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ ـ

یعنی عثمان آج کے بعد جو کوئی کام بھی کرے اسے کچھ ضرر نہیں۔
حضور ﷺ نے یہ اس وقت مکرر فرمایا۔ جب حضرت عثمانؓ نے اسی لشکر کے لئے ہزار دینار دیئے۔

جب غنیؓ نے فوج اسلامی کی تنگی دور کی
مَاعَلٰی عُثْمَانَ مَاعَمِلَ کی خوشخبری ملی
احمد ﷺ مختار نے مَاضَرّ عثمانؓ کو کہا
عین نیکی ہے عمل ہر ایک اب عثمانؓ کا

(۲۳)

اُثْبُتْ اُحُدُفَاِنَّمَاعَلَیْکَ نَبِیٌّ وَصِدِّیْقٌ وَشَہِیْدَانِ۔

احمد: رقم ۱۱۶۶۳ (ترمذی، ص: ۵۶۲/۲، بخاری: کتاب المناقب، رقم: ۳۴۲۳۱)

یعنی حضور انور ﷺ ایک دفعہ حضرت ابوبکر صدیقؓ وعمرؓ اور عثمانؓ کے ساتھ کوہِ اُحد پر چڑھے اور وہ سخت ہلنے لگا۔ حضور انور ﷺ نے اسے ایڑی مار کر فرمایا: اے اُحد! کیوں ہلتا ہے تھم جا تجھ پر نبی ﷺ۔ صدیقؓ اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں۔

نبی ﷺ نے اُحد پر یہ قولِ سدید ثلاثہ صحابہؓ کے حق میں کہا
ابوبکرؓ صدیق ہیں بالیقیں عمرؓ اور عثماںؓ ہیں دونوں شہید
(نامی)

ایک دوسرے موقع پر جب کہ آپ ﷺ حرا پر تھے۔ اور علاوہ چار یار کبار رضی اللہ عنہم کے طلحہ، زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ تو آپ ﷺ نے جنبشِ کوہ پر فرمایا کہ ٹھہر جا۔ تجھ پر نبی ﷺ، صدیقؓ اور شہید ہی تو ہیں۔ اس میں چار کی شہادت کی پیش گوئی ہے۔

مناقب

حضرت علی اسد اللہ الغالب رضی اللہ عنہ

(۲۴)

اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔ (مشکوٰۃ،ص:۵۶۳،متفق علیہ)

یعنی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک پر جاتے ہوئے حضرت علیؓ کو مدینہ میں بچوں اور عورتوں کے درمیان چھوڑ گئے۔ تو آپؓ نے سمجھا کہ مجھے ناکارہ سمجھ کر جہاد میں نہیں لے گئے۔ یہ سُن کر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے علی! ''تیری اور میری مثال موسیٰ ہارونؑ کی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ہارونؑ نبی تھے اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

(موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر جاتے ہوئے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو قوم میں چھوڑ گئے تھے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عم زاد علی رضی اللہ عنہ کو چھوڑ گئے۔ اس سے نہ ہارون علیہ السلام کی خلافت ثابت ہے۔ نہ علی رضی اللہ عنہ کی۔ حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام سے چالیس سال پہلے فوت ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ذمے صرف بچوں اور عورتوں کی نگرانی تھی۔ اُمامت پر ابنِ اُمِ مکتوم مامور تھے۔

طور پر موسیٰ چڑھے ہارون کو نیچے چھوڑ کر
مصطفٰے آگے بڑھے حیدر کو پیچھے چھوڑ کر

جب دونوں کو سونپی گئی نگرانی پس ماندگاں
کس قدر سمجھے گئے ہر دو امیں اے مہرباں
بعدِ موسیٰ تھے خلیفہ وہ نہ یہ بعدِ نبی
عارضی ڈیوٹی خبر گیری کی دونوں کو ملی
(نامی)

(۲۵)

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ۔ (سنن ابن ماجہ: رقم: ۱۲۱، المقدمۃ)
(مشکوٰۃ، ص: ۵۶۴، ترمذی، ص: ۲/۲۱۲، مسند احمد: ۔ رقم: ۶۰۶، مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

یعنی جس کا دوست میں علی بھی اس کا دوست ہے۔

ابوبکر و عمر عثمان اور دیگر صحابہ بھی
نبی کے دوست تھے ان سے علی کو بھی محبت تھی

نیز فرمایا: اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ۔ (مشکوٰۃ، ص: ۵۶۴، بخاری، ص: ۱/۲۷۲)

یعنی اے علی! تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔

تو مجھ سے ہے میں تجھ سے ہوں تو میں ہوا میں تو ہوا
نسب ومحبت نے علی! ہم دونوں کو اک کر دیا
من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی (نامی)
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

(۲۶)

فِیْکَ مِثْلَ مِنْ عِیْسٰی اَبْغَضَتْہُ الْیَہُوْدُ حَتّٰی بَہَتُوْا اُمَّہٗ وَاَحَبَّتْہُ النَّصٰرٰی حَتّٰی اَنْزَلُوْہُ بِالْمَنْزِلَۃِ الَّتِیْ لَیْسَ بِہٖ۔
(مشکوٰۃ، ص: ۵۶۵، مسند احمد: رقم: ۱۳۰۵۔ مسند علی۔ ابن ماجہ: ۱۱۸۔ مقدمہ)

یعنی اے علی! تیری مثال عیسیٰ کی ہے یہود نے اُن سے دشمنی کی اوران کی والدہ پر بہتان باندھا۔اورنصاریٰ نے محبت میں یہاں تک غلو کیا کہ انہیں ایسے درجے پر کھینچ کر لا بٹھایا جوان کا نہ تھا۔یعنی خدا اور خدا کا بیٹا بنادیا۔

خوارج یہود وسبائی نصاریٰ بڑہائیں گھٹائیں بزرگوں کادرجہ
سمندر میں افراط وتفریط کی ہے انہوں نے مسیح و علی کو بہایا
فقط اہل سنت ہیں اوسط نمط پر وہ ہیں دل سے سب دوستدارِ صحابہ
(نامیؔ)

دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب

(۲۷)

اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَحَوَارِیَّ الزُّبَیْرُ۔

یعنی تحقیق ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری (مخلص و مددگار) زبیر ہے۔(مشکوٰۃ،ص:۵۶۵،متفق علیہ)

زبیر جن سے رسول خدا رہے خورسند وہ تھے حضور کی پھوپھی صفیہ کے فرزند
(نامیؔ)

(۲۸)

یَاسَعْدُ اِرْمِ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ۔(مشکوٰۃ،ص:۵۶۵،متفق علیہ)

یعنی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ اُحد میں جبکہ سعد بن ابی وقاص جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں لگتے تھے اور جن کے حق میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ میرے ماموں

ہیں کوئی ایسا ماموں تو لائے۔ کافروں کو نشانہ تیر بنا رہے تھے تو حضور ﷺ نے فرمایا:

اے سعد! "تجھ پر میرے ماں باپ قربان تیر مارے جا۔"

سعد کے حق میں حضور نے دعا فرمائی تھی کہ خدا اس کا قادر انداز اور مستجاب الدعوۃ بنا دے اس لئے آپ کی دعا اور تیر کا نشانہ ہمیشہ برہدف رہا۔

مقبول ہیں ابرو کے اشارے پہ دعائیں
کیوں تیر کماندارِ نبوت کا خطا ہو
(رضاؔ)

قربان کریں جس پر یہ اب و اُمّ محمد ﷺ
اس سعد پر اُمت نہ دل و جاں سے فدا ہو؟
(نامیؔ)

(۲۹)

لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ" وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ۔
(مشکوۃ،ص:۵۶۶، متفق علیہ)

یعنی ہر اُمت میں ایک امین ہوتا ہے اور میری امت کا امین ابوعبیدہ بن الجراح ہے۔

امین اُمتِ احمد ابوعبیدہ ہیں کہ جن پہ حضرت روح الامین بھی شیدا ہیں
انہی کے حق میں عمر نے تھا صاف فرمایا امین ہوتا تو وہ لائقِ خلافت تھا
کسی کا ذمہ نہیں لیتا ہوں میں بعد اپنے جماعتِ منتخبہ اپنے میں سے خود چن لے
(نامیؔ)

(۳۰)

اَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ

وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِی الْجَنَّةِ وَزُبَیْرُ فِی الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِی الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِی الْجَنَّةِ وَسَعِیْدُ ابْنُ زَیْدٍ فِی الْجَنَّةِ وَاَبُوْعُبَیْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ فِی الْجَنَّةِ۔

(ترمذی، ص:۲/۲۱۵۔ابن ماجہ، المقدمۃ رقم:۱۳۰)

یعنی (۱) ابوبکر رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔(۲) عمر رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔(۳) عثمان رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔ (۴) علی رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔(۵) طلحہ رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔(۶) زبیر رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔ (۷) عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عوف جنتی ہیں۔(۸) سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص جنتی ہیں۔ (۹) سعید بن زید رضی اللہ عنہ جنتی ہیں اور (۱۰) ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔

دس وہ قطعی جنّتی اصحابِ خیرالمرسلین
خدمتِ دین سے ہے گویا جن کی جنت زرخرید
ہیں وہ بوبکروعمرعثمان وحیدر اور زبیر
بوعبیدہ۔سعدوطلحہ عبدِرحمٰن وسعید

(۳۱)

اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْبَكْرٍ وَاَشَدُّهُمْ فِیْ اَمْرِاللّٰهِ عُمَرُ وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ ابْنُ ثَابِتٍ وَاَقْرَءُهُمْ اُبَیُّ ابْنُ كَعْبٍ وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مَعَاذُ ابْنُ جَبَلٍ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ" وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ۔

(مشکوٰۃ، ص:۵۶۶، ترمذی، ص:۲/۲۱۹)

ایک دوسری حدیث میں ہے: وَاَقْضَاهُمْ عَلِیٌّ ۔یعنی میری امت میں امت پر سب سے زیادہ رحیم ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔فرمانِ الٰہی میں سختی سے عامل عمر رضی اللہ عنہ

ہیں۔سب سے زیادہ صادق حیادار عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔علم وراثت کے سب سے زیادہ عالم زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں۔سب سے زیادہ عمدہ قاری قرآن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حلال حرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں (اور مطابق حدیث دیگر) سب سے عمدہ قاضی علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

جو صحابہ میں ہیں اتنی خوبیاں آتی نظر
یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے پاکیزہ صحبت کا اثر

(۳۲)

مَنْ سَرَّهُ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی شَهِیْدٍ یَمْشِیْ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی طَلْحَةَ ابْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ۔(ترمذی،ص:۲/۲۱۵)

یعنی جو شخص شہید کو زمین پر چلتے پھرتے دیکھ کر خوش ہونا چاہے۔وہ طلحہ بن عبیدہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔

احد میں جسم تھا چھلنی کٹا دستِ مبارک بھی
ہوئے سینہ سپر طلحہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہ جان قربان کی
بشارت پائی جنت کی شہادت کا ملا مژدہ
عطا کی سیدِ طلحہ رضی اللہ عنہ کو مولا نے سرافرازی
(نامیؔ)

(۳۳)

اِنَّ الَّذِیْ یَحْثُوْا عَلَیْکُنَّ بَعْدِیْ هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ اَللّٰهُمَّ

اسْقِ عَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ۔

(ترمذی، ص:۲/۲۱۶)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو فرمایا کہ میرے بعد جو شخص تمہیں اپنے ہاتھ سے مال دے گا۔اور تم پر خرچ کرے گا۔ وہ نیکوکار صادق ہے۔پھر فرمایا: یا اللہ! عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو بہشتی چشمے سے سیراب کردے۔

کہا حضور ﷺ نے نیکوکار صادق عبدالرحمٰن ہے — تعالیٰ اللہ ابن عوف کی کیا عزت وشاں ہے
نبی و مومنین وامہاتِ مومنین سب خوش — وہ قطعی جنتی ہے دشمن اس کا محض شیطاں ہے

(۳۴)

اِنَّ اِبْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یُّصْلِحَ بِهٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (مشکوٰۃ،ص:۵۶۹، بخاری،ص:۱/۳۷۲)

یعنی یہ میرا بیٹا (امام حسن رضی اللہ عنہ) سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کرادے۔

حسن رضی اللہ عنہ شہزادۂ امن وامان ہے — وہ سردار جوانانِ جناں ہے
حسن رضی اللہ عنہ کی صلح جوئی سے ہو اصاف — معاویہ رضی اللہ عنہ امیر مومناں ہے
(نامی)

(۳۵)

اَلْعَبَّاسُ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ۔ (مشکوٰۃ،ص:۵۷۰،سنن نسائی کبریٰ،مناقب،رقم:۸۰۷۹)

(دوسری حدیث میں ہے)۔ اَیُّهَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰی عَمِّیْ فَقَدْ اٰذَانِیْ فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْهِ۔ (ترمذی،ص:۲/۲۱۷)

یعنی میرے چچا عباس رضی اللہ عنہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ لوگو! جس نے میرے چچا کو دُکھ دیا اس نے یقیناً مجھے تکلیف دی۔ حقیقتاً آدمی کا چچا اس کے باپ کی طرح ہوتا ہے۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح کر دیا لوگوں پہ یوں مافی الضمیر
عباس رضی اللہ عنہ ہے میرا چچا وہ مجھ سے ہے میں اس سے ہوں
جس نے اذیت دی اسے اس نے مجھے ہی دُکھ دیا
عمّ الرّجل ہے مثلِ اب لاریب بیچوں وچگوں

(۳۶)

مَنْ دَخَلَ دَارَاَبِیْ سُفْیَانَ فَھُوَ اٰمِنٌ"۔

یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فتح مکہ پر فرمایا کہ جو شخص ابی سفیان بن حرب کے گھر میں داخل ہوگا، اسے امن ہے۔ (مشکوٰۃ، ص:۵۷۶، صحیح مسلم،۲/۱۰۲)

جب ابوسفیان رضی اللہ عنہ مکے کا رئیس خدمتِ اقدس علیہ السلام میں حاضر ہو گیا
عزت افزائی کی خاطر آپ علیہ السلام نے مہربانی سے یہ اعلان کر دیا
آمن و مامون ہے وہ شخص جو داخلِ دارِ ابی سفیان رضی اللہ عنہ ہوا
(نامیؔ)

(۳۷)

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ ھَادِیًا مَھْدِیًّا وَاھْدِ بِہٖ۔

یعنی یا اللہ! معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنادے اور اسے لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنا۔ (ترمذی:۲/۲۲۴)

معاویہ ﷺ کیلئے کی رسول حق ﷺ نے دعا — الٰہی اس کو بنادے تو ہادی و مہدی
ہوئے وہ کاتبِ وحی اور پھر امیرِ عرب — حسن ﷺ نے ان کو عجم کی بھی سروری دیدی
نبی پاک کا ارشاد ہو گیا پورا — ہزاروں لاکھوں نے ان سے راہِ ہدایائی
(نامی)

(۳۸)

اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَارَيْحَانِيْ مِنَ الدُّنْيَا۔

یعنی تحقیق حسن ﷺ اور حسین ﷺ دونوں دنیا میں میرے ریحان (بمعنی راحت۔فرزند۔پھول ہیں) (مشکوٰۃ،ص:۵۷۰،ترمذی:۲/۲۱۸)

نہیں ہے شک اس میں حسن ﷺ اور حسین ﷺ — تواسے ہیں میرے میرے دل کا چین

(۳۹)

اٰيَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَاٰيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ۔

یعنی انصار سے محبت رکھنا، ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے۔(مشکوٰۃ،ص:۵۷۶،متفق علیہ)

حُبِّ انصار ہے بے شبہ نشانِ ایماں — بغض ان سے جو رکھے، ہے وہ منافق شیطاں

(۴۰)

اِنِّیْ لَاَرْجُوْا اَنْ لَّا یَدْخُلَ النَّارَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اَحَدٌ شَهِدَ بَدْراً وَالْحُدَيْبِيَةَ۔

یعنی بے شک میں امیدوار ہوں کہ حاضرین بدر وحدیبیہ میں سے کوئی آتشِ دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔(مشکوٰۃ،ص:۵۷۸،مسلم:۲/۳۰۲)

اُحد و بدر وحدیبیہ میں حاضر تھے جو — جنّتی سارے وہ اصحاب ﷺ نبی ﷺ ہیں لوگو
(نامی)

دعا بوسیلہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

خدایا طفیل نبی کریم ﷺ !
مزمّل۔ مدثر۔ رؤف۔ و رحیم

طفیل ابوبکر رضی اللہ عنہ یارِ نبی ﷺ
کہ ہیں مقتدی جن کے سارے ولی

عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے یارب طفیل
علی رضی اللہ عنہ شاہِ مرداں کے یارب طفیل

ہمیں صدق دے اور سطوت بھی دے
حیا دے غنا دے شجاعت بھی دے

زبیر رضی اللہ عنہ اور طلحہ رضی اللہ عنہ کے یارب طفیل
سعید رضی اللہ عنہ وحمزہ رضی اللہ عنہ کے یارب طفیل

عطا ہو ہمیں ایسا قلب و جگر
کہ کردیں سب اعداء کو زیروزبر

جو اُمّت کے تھے بوعبیدہ رضی اللہ عنہ امین
طفیل ان کے دے خیر دُنیا و دین

نبی ﷺ کے چچا جو کہ عباس رضی اللہ عنہ تھے
طفیل ان کے یارب مصیبت ٹلے

صحابی جو تھے عبدرحمٰن رضی اللہ عنہ وسعد رضی اللہ عنہ
طفیل ان کے ہو اخترِ شرم سعد رضی اللہ عنہ

طفیل اپنے جرار خالد رضی اللہ عنہ کے حق!
ہر اک دوڑ میں دے ہمیں تو سبق

طفیل حسن رضی اللہ عنہ جوہرِ صلح دے
مٹیں سب مسلمانوں کے تفرقے

عمل کرنا سیکھیں مثالِ حسین رضی اللہ عنہ
نہ برپا کریں رائیگاں شوروشین

شہیدانِ بدرواُحد کے طفیل
ہوں اعدائے دیں منہزم خیل خیل

معاویہ رضی اللہ عنہ اور عکرمہ رضی اللہ عنہ کے طفیل
مسلمانوں کو پھر اٹھا مثلِ سیل

اٹھا پھینکیں باطل کو جوں خاروخس
ہر اک سو پہ بھاری رہیں ان کے دس

محمد ﷺ کے نقشِ قدم پر چلیں
صحابہ کی عظمت کو قائم رکھیں

صحابہ کا رُتبہ ہے سب سے بلند
ہیں دنیا و دیں میں وہی ارجمند

صحابہ رضی اللہ عنہم نے پھیلا دیا دینِ متیں　　اُنہی سے پہنچا کہیں سے کہیں
صحابہ رضی اللہ عنہم نے چمکایا نورِ مبیں　　مُنور ہوا اس سے روئے زمین
مطیعِ صحابہ رضی اللہ عنہ مطیعِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم　　مطیع انکا ہے بالیقیں جنتی

ضروری گزارش

اس رسالہ کے مضامین ہر خواندہ مسلمان چالیس مسلمانوں کے ذہن نشین کرائے۔(غلام دستگیر نامی)

سفینۂ اہلِ بیت و نجومِ صحابہ رضی اللہ عنہ

کشتیٔ اہلِ بیت میں ہم ہو گئے سوار　　اندھیرا چھا رہا تھا نہ تھا راہ کا پتہ
گم کردہ رہ سفینہ سواروں کے واسطے　　بس بن گئے نجومِ صحابہ رضی اللہ عنہ دلیلِ راہ
خوف و خطر سے بچ کے کنارے لگے جو ہم　　حل ہو گیا وہی جو تھا پیچیدہ مسئلہ
ثابت ہوا کہ پار اتر سکتے ہیں جبھی　　پکڑیں جب اہلِ بیت رضی اللہ عنہ و صحابہ رضی اللہ عنہ کا واسطہ

التماسِ دُعا

جو صاحب اس رسالہ سے مستفید ہوں وہ دعائے خیر کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے میری اولاد اور سب مسلمانوں کو بزرگانِ دین کا عقیدت مند رکھے، اور انہیں مذہب حقہ حنفیہ کی تبلیغ و اشاعت کی توفیق عطا فرمائے، اور نو پیدا شدہ فرقوں کے فریب سے بچائے۔ آمین!

الملتمس

ابوالفضل غلام دستگیر نامی　　ماہ صفر ۱۳۷۶ھ

متولی اوقاف اشرف دبیر اصلاح سیکرٹری انجمن تحفظ اوقاف اسلامیہ (پنجاب) چلّہ بیبیاں، لاہور

مختصر تذکرۂ صحابۂ کرام علیہم الرضوان

رسالہ ہذا میں صحابۂ رسولِ انام علیہم السلام کے مناقب درج ہیں ان کا مختصر ذکر کرنا ضروری ہے جو بخاری شریف اور اکمال فی اسماء الرجال اور کتاب المعارف سے ماخوذ ہے۔ (نامی)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

آپ کا نام نامی عبداللہ بن عثمان ابوقحافہ ہے، سلسلۂ نسب اس طرح ہے۔ عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمر بن سعد بن تیم بن مرۃ (جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جد مشترک ہیں) آپ کو عتیق اس لئے کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو یہ چاہتا ہے کہ دوزخ سے آزاد آدمی کو دیکھے وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام واقعات زندگی میں شریکِ حال رہے کبھی جدا نہیں ہوئے۔ جان دے کر بھی گنبدِ خضرا میں بھی ساتھ۔ آپ مردوں میں سب سے پہلے مسلمان ہیں امور اسلامی میں منہمک رہنے کی وجہ سے اس قدر لاغر ہو گئے کہ چہرے کی رگیں نظر آتیں اور آنکھیں اندر کو دبی ہوئی تھیں آپ سفید رنگ تھے اور پیشانی ابھری ہوئی تھی۔ وسمہ اور حنا کا خضاب لگاتے تھے۔ آپ کی چار پشتیں صحابی ہیں۔ یعنی خود۔ والد۔ بیٹا۔ پوتا۔ یہ شرف اور کسی کو نصیب نہیں ہوا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جتنی عمر (۶۳ سال) پا کر ۲۲/جمادی الاخری ۱۳ھ کو مطابق ۲۲/اگست ۶۳۶ء مغرب اور عشاء کے درمیان فوت اور ہم پہلوئے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم آسودہ ہوئے۔ نماز جنازہ عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ اور کفن آپ کو حسب وصیت پرانی چادروں کا دیا گیا کہ

مردوں کے لئے یہی بس ہے۔ اکثر آیاتِ قرآن مجید اور احادیث نبوی میں آپ کے فضائل میں وارد ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد جتنے فتنے اُٹھے۔ وہ سب آپ کی ہمت سے مٹ گئے اور اسلام ایک مضبوط چٹان پر کھڑا ہوگیا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسولِ خدا ﷺ کی محبوب اہل بیت صدیق اکبر کی بیٹی تھیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

سلسلہ نسب، حضرت عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزی بن قرطہ بن ریاح بن عبد اللہ بن زراح بن عدی بن کعب (جدِّ مشترک فاروق و محمد مصطفےٰ ﷺ)۔ آپ کو اسلام لانے میں نمبر چالیسواں ہے۔ آپ آنحضرت ﷺ کی دعا سے شوکتِ اسلام کے لئے مشرف باسلام ہوئے اور مسلمانوں کو قیصر و کسریٰ کی سلطنتوں کا مالک بنا دیا۔ آپ سفید رنگت کے دراز قد تھے۔ مجمع میں چلتے تو سوار معلوم ہوتے اور دوسرے پیدل، دونوں ہاتھوں سے یکساں کام کرتے تھے۔ داڑھی میں مہندی کا خضاب کیا کرتے۔ آپ کے اسلام لانے سے اسلام ظاہر ہوا اور بارگاہِ نبوی ﷺ سے فاروق کا خطاب ملا۔ ساڑھے دس برس خلافت کرنے کے بعد ایک مجوسی غلام ابولولو کے مسجد میں خفیہ بزدلانہ حملہ سے ۲۶/ذوالحجہ ۲۳ھ کو زخمی اور یکم محرم ۲۴ھ کو صدیق اکبر کے ہم پہلو سبز گنبد نبوی ﷺ میں ہم عمر نبی کریم ﷺ آرام فرما ہوئے۔ آپ کی صاحبزادی سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ام المومنین زوجہ نبی کریم ﷺ تھیں۔ اور بیویوں میں سے ایک سیّدہ اُمِ کلثوم بنت علی و فاطمہ رضی اللہ عنہم تھیں۔

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

حضرت عثمان ذوالنورین بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس

بن عبد مناف (جدّ مشترک عثمان و حضرت محمد ﷺ) حلیہ :۔ میانہ قد۔ خوبصورت اور ہنس مکھ بزرگ تھے۔ داڑھی گھنی اور بڑی۔ رنگ گندمی۔ موئے سر بکثرت تھے۔ قدیم الاسلام بزرگ ہیں۔ غنی مشہور جن کی دولتمندی دینِ اسلام اور مسلمانوں کے آرام و آسائش میں صرف ہوئی۔ رسول کریم کی پھوپھی زاد بہن کے بیٹے اور حضور ﷺ کے دہرے داماد ہونے کی وجہ سے ذوالنورین کہلائے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے سلسلۂ فتوحات کو کابل کی سرحدوں تک بڑھایا۔ بحری جہازوں کا بیڑہ بنا کر قیصر روم کا بیڑا غرق کیا۔ آخر ابنِ سبا کے بہکائے ہوئے مصری باغیوں کے ہاتھوں بیس دن محصور رہ کر قرآن پڑھتے ہوئے ۱۸/ذوالحجہ ۳۵ھ کو شہید اور اپنے خرید کردہ قطعہ زمین جشنِ کوکب (کوکب کے باغ) میں جو جنت البقیع میں شامل تھا دفن ہوئے ان کے بے گناہ قتل کی شامت مسلمانوں پر پڑی اور قتل و خونریزی نہ رُکی۔ جب تک کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ برسر اقتدار ہوئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم (جدّ مشترک) آپ حضرت عثمان کی طرح آنحضرت ﷺ کے داماد تھے۔ حضور ﷺ کی چوتھی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے نکاح میں تھیں۔ اصحابِ ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی طرح رسولِ خدا ﷺ کی خدمت میں حاضر رہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد خلیفہ ہوئے۔ مرکزِ خلافت (مدینہ) چھوڑ کر کوفہ جا رہے۔ عمر کے باقی چار سے زیادہ سال خانہ جنگی میں گزر گئے۔ آخر ایک شیعوں سے خارج شدہ شخص عبدالرحمٰن ابن ملجم کے ہاتھوں ۱۷/رمضان المبارک ۴۰ھ کو درِ مسجد پر زخمی اور شہید ہوئے۔ قبر خارجیوں کی بے ادبی

کے خوف سے چھپادی گئی۔اس لئے مدفن کے متعلق بڑا اختلاف ہے۔آپ نے اپنے عزیز دوستوں (ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ) جتنی عمر (۶۳ سال) پائی۔حلیہ میں اختلاف ہے۔واقدی کا بیان ہے کہ گہرے گندمی رنگ توندوالے۔آنکھیں بڑی، اصلح (جس کے سر کے اگلے حصے میں بال نہ ہوں) اور بہت ناٹے تھے۔(کتاب المعارف،ص۱۲۹) ملّا باقر مجلسی نے بھی کچھ ایسا ہی حلیہ لکھا ہے۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ

حضرت زبیر بن عوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی (مشترک جد) آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی سیدہ صفیہ بنت عبدالمطلب کے بیٹے اور ام المومنین حضرت خدیجہ کے بھتیجے تھے۔زبیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری اور مجلس شوریٰ کے ایک ممبر تھے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گھوڑے کے دوڑنے کے برابر زمین عطا کی تھی۔سیدہ اسماء سلمہا اللہ بنت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کی بیوی تھیں۔جن سے حضرت عبداللہ ہجرت کے بیس مہینے بعد پیدا ہوئے۔حجاز۔عراق۔یمن۔مصر۔پر قبضہ کیا اور نو برس تک خلیفہ رہے۔آخر حجاج کے مقابلے میں ۷۳ سال کے سن میں شہید ہوئے۔حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بھی سیدہ عائشہ سلمہا اللہ کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بے گناہ خون کے قصاص میں شریک تھے۔ابن جرموز شقی نے ان کو اس خیال سے کہ علی رضی اللہ عنہ خوش ہوں گے،نہایت بزدلی سے اس وقت شہید کیا جبکہ نماز میں مشغول تھے۔مگر حضرت موصوف نے قاتل کو دوزخ کی بشارت دی اور وہ خودکشی کرکے جہنم واصل ہوا۔یہ جمادی الاولیٰ ۳۶ھ کا واقعہ ہے۔جبکہ ان کی عمر ۶۴ برس تھی۔بصرے میں ان کا مزار مشہور ہے۔حلیہ میانہ قد،دبلے اور گندم رنگ تھے۔داڑھی میں خضاب

حضرت عثمان ذوالنورین بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبدشمس

نہیں لگاتے تھے۔قد دراز تھا۔بدن پر بال تھے۔اہل وعیال میں برکت تھی۔ماں کی اولاد زبیری کہلاتی ہے۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرّہ (جد مشترک النبی صلی اللہ علیہ وسلم وطلحہ رضی اللہ عنہ) کنیت ابو محمد، مجلس شوریٰ کے ممبر۔اُحد کے غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کفار کے تیر اپنے ہاتھ پر روکنے سے زخمی ہو گئے تھے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طلحہ رضی اللہ عنہ کے لئے جنت واجب ہوگئی۔خونِ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے مطالبہ میں ۶۲ برس کے سن (جمادی الاولیٰ ۳۶ھ) میں شہید اور قرم کے پل کے پاس دفن ہوئے۔تیس برس بعد بیٹی عائشہ کو خواب میں قبر میں نمی کی شکایت کی اور جسد مبارک نکال کر گھر واقع بصرہ میں دوبارہ مدفون ہوئے۔مزار مشہور زیارت گاہ ہے۔حلیہ رنگ سفید سرخ مائل۔قد میانہ۔سینہ فراخ۔مونڈھے فراخ۔دس لڑکوں اور چار لڑکیوں کے باپ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد حمنہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی ایک بیوی تھیں جس کے بطن سے پسر محمد، جمل کی لڑائی میں مقتول ہوئے۔

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن جراح

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن جراح بن عبد اللہ بن جراح اپنے دادا کی طرف منسوب ہیں۔جس کا نام عامر ہے۔اور جو اولاد حارث بن فہر (مشترک جد) سے ہیں۔آپ ذوہجرتین ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو امینِ امت کا خطاب دیا تھا۔بدر میں جب آپ کا باپ کفار کی طرف سے مقابلہ کو نکلا۔تو آپ نے بڑھ کر اسے قتل کر دیا۔اُحد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جبین مبارک سے تیر کا پھل نکالتے ہوئے، آپ کے اگلے

دو دانت ٹوٹ گئے تھے۔اس لئے اھتم یا اقصم؟ کہلائے۔آپ پھر بھی شریک جہاد رہے۔حضور ﷺ نے چار مہموں کے سر کرنے کے لئے آپ کو سالار بنا کر بھیجا اور آپ ہمیشہ کامیاب لوٹے۔عہد صدیق رضی اللہ عنہ میں آپ فتح حمص پر مامور ہوئے اور فتح دمشق کے بعد آپ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے افواجِ شام کا سالار مقرر فرمایا۔یرموک، حلب اور انطاکیہ کے معرکے آپ ہی نے سر کئے اور تسخیر بیت المقدس کے لئے آپ ہی نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بلایا تھا۔آپ ۱۸ھ میں بمقام اردن طاعون سے شہید ہوئے۔اگر آپ زندہ رہتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ہی کو اپنا جانشین بناتے۔لاولد فوت ہوئے۔

حلیہ آپ دُبلے تھے۔چہرہ پر گوشت کم تھا۔لمبے کوزہ پشت تھے۔داڑھی کے بال کم تھے۔مہندی اور نیل کا خضاب کرتے تھے۔بدر کی لڑائی میں ۴۱ برس کے تھے۔وقتِ رحلت عمر ۵۸ برس کی تھی۔

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عوف

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف بن عبدالحارث بن زہرہ بن کلاب (جدِ مشترک) عبدالرحمٰن نام رسول اللہ ﷺ نے رکھا، ورنہ جاہلیت کے زمانہ میں نام دادا کے نام پر عبدالحارث تھا۔آپ کی کنیت ابو محمد تھی۔سال انتقال ۳۲ھ بعمر ۷۵ سال بعہدِ حضرت عثمان ذوالنورین۔آپ کا ترکہ ۱۶ حصے ہو کر تقسیم ہوا۔ہر لڑکی کے حصے اسی ہزار درہم آئے۔آپ نے ایک ۱۰۰ تیس غلام آزاد کئے تھے۔جنازہ کی نماز حسبِ وصیت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔آپ کے دس بیٹے اور چند لڑکیاں تھیں۔ایک بیٹے ابواسحاق ابراہیم سے سیدہ سکینہ بنت امام حسین رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا تھا۔مگر پھر خلع کرا

حضرت عثمان ذوالنورین بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس

لیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بھی مجلس شوریٰ کے رکن تھے۔ آپ نے ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے دریافت حال کر کے موخر الذکر کو خلیفہ مقرر کیا تھا۔ جو ۱۲ برس خلیفہ رہے۔ حُلیہ یہ ہے۔ کہ لمبے خوبصورت ۔ نرم بدن ۔ کوزہ پشت ۔ سفید سرخی مائل تھے۔ خضاب نہیں کرتے تھے۔ پاؤں بھاری اور انگلیاں موٹی تھیں۔ سر کے بال کانوں کے پیچھے اور ان سے لپٹے ہوئے تھے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بن مالک بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب (مشترک جدّ) کنیت ابو اسحٰق۔ آپ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دادا کے بھائی (سفیان) کے نواسے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ سیدہ آمنہ بنت وہب آپ کے والد کی چچازاد بہن تھیں۔ اسی نسبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ سعد میرے ماموں ہیں۔ کوئی ان سا ماموں تو لائے۔ آپ کے دو بھائی عتبہ اور عمیر تھے۔ یہ شہید بدر ہیں۔ اور عتبہ کا بیٹا ہاشم کانا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ صفین کی لڑائی میں شامل تھا۔ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کی باہم آویزش میں حصہ لینے سے انکار کر دیا تھا۔ عشرہ مبشرہ میں آپ سب سے پیچھے ۵۵ھ میں بمقام عقیق فوت ہوئے۔ لوگ دس کوس کے فاصلے سے جنازہ کندھوں پر اٹھا کر مدینہ لائے۔ عمر اسی برس کے لگ بھگ ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ دعائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مستجاب الدعوات اور بڑے قادر انداز تھے۔ فتح فارس کا سہرا آپ کے سر ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو کوفہ کا حاکم بنایا تھا۔ حُلیہ:۔ اوپر کے دھڑ سے ناٹے (موٹے) بڑے سر اور سخت انگلیوں والے تھے۔ بال گھنگریالے تھے۔ گندم گوں اور لمبے تھے۔ پانچ لڑکوں میں بڑا عمر تھا۔ جو

معرکہ کربلا میں کوفیوں کا سالار تھا۔ اس نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو بوجہ قرابت ۱۰ رمحرم کی رات تک فیصلہ کرنے کی مہلت دی۔ آپ نے ابن زیاد کے پاس اپنے آپ کو حوالہ کرنا باعثِ عار جانا اور دہم محرم کی صبح مطابق ۱۰ را کتوبر ۶۸۰ء بدھ کے دن لڑنے کا فیصلہ فرمایا اور شہید ہوئے۔ یہی غیور مردوں کا شیوہ ہے۔ آخر ابن سعد مختار ثقفی کے حکم سے جو شہیدانِ کربلا کا انتقام لینے کے بہانے سے اُٹھا تھا۔ مع پسر حفص قتل کیا گیا۔ اور پھر امام حسین رضی اللہ عنہ کے داماد مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ شوہر سکینہ کے ہاتھ سے قتل ہوا۔

حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن زید

حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن زید بن عمرو بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن قرط بن ریاح بن عبداللہ بن رزاح بن عدی بن کعب (جدّ مشترک) نفیل ان کے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دادا تھے۔ زید کو کسی عیسائی نے شام میں قتل کر دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شان میں فرمایا: قیامت کے دن یہ اکیلے ایک امت ہوں گے۔ سعید رضی اللہ عنہ بن زید اپنی کنیت ابوالاعور کیا کرتے تھے۔ مہاجرین اولین میں سے تھے۔ تمام مواقع میں حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کی زوجہ تھیں۔ جن کی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تھے۔

حُلیہ:۔ آپ کا رنگ گندمی اور قد لمبا تھا۔ بمقام عقیق عہد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ میں ستر برس کی عمر میں فوت اور جنت البقیع میں ۵۱ھ میں مدفون ہوئے۔ حسب بیان ابن قتیبہ آپ کی نسل کوفہ میں بہت ہے۔ ایک بیٹی حسن بن حسن رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، دوسری منذر بن زبیر رضی اللہ عنہ کے اور تیسری عاصم بن منذر کے عقد میں۔

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ صخر

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ صخر بن حرب بن امیہ بن عبدالشمس بن عبد مناف (جدِّ مشترک) آپ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے والد ماجد تھے۔اور عام الفیل سے دس برس پہلے پیدا ہوئے تھے۔ایام جاہلیت میں قریش کے بڑے سردار اور صاحبِ نشان تھے۔فتح مکہ سے کچھ پہلے مشرف باسلام ہوئے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے روزِ فتح مکہ اعلان فرمایا:''کہ جو شخص ابوسفیان کے گھر میں پناہ لے گا۔اسے امن ہے''۔آپ حنین کے جہاد میں شریک تھے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مالِ غنیمت میں سے سو اونٹ اور چالیس اوقیہ چاندی عطا فرمائی تھی۔ایک آنکھ جہادِ طائف میں اور دوسری ایک پتھر کے صدمہ سے یرموک میں پھوٹ گئی۔مدینہ میں ۳۴ھ میں اٹھاسی برس کے سن میں انتقال فرمایا۔حضرت ام حبیبہ ام المومنین رملہ نام سلام اللہ علیہا آپ کی صاحبزادی تھیں اور دوسری بیٹی میمونہ کی بیٹی لیلیٰ امام حسین رضی اللہ عنہ کے عقد میں تھیں۔جس کے بطن سے علی اصغر عبداللہ پیدا ہوئے۔ابن قتیبہ نے آپ کے نو بیٹوں اور ان کی اولاد کے اور سات بیٹیوں کے نام لکھے ہیں۔ابن خلکان متوفی ۶۸۱ء نے وفیات الاعیان میں لکھا ہے کہ شیخ ابوالحسن علی ہنکاری متوفی ۴۸۶ھ حضرت غوث الاعظم کے دادا پیر حضرت ابوسفیان بن حرب کے فرزند عتبہ کی نسل سے تھے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ از بطن ہند بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبدالشمس بن عبد مناف (جدِّ مشترک) مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔آپ کا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں کچھ حصہ لینا کہیں مذکور نہیں۔آپ کو کاتب وحی ہونے کا شرف

حاصل ہے۔آپ نے بیس ہزار درہم دے کر حضور ﷺ کی چادر قصیدہ بردہ والے کعب سے خرید لی تھی۔آپ بیس سال شام کے والی رہے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بمقام صفین جنگ ہو کر صلح ہوگئی۔بعد شہادت حضرت علی رضی اللہ عنہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے آپ کو تمام مملکت اسلامیہ کا واحد حکمران تسلیم کرلیا۔چنانچہ آپ بیس برس تک اور وسیع سلطنت اسلامیہ کے کامیاب امیر المومنین رہے اور دشمنانِ اسلام نے جہاں سر اُٹھایا منہدم ہوئے۔آخر آپ ۲۲ر رجب ۶۰ھ کو جاں بحق تسلیم ہوگئے۔قبل از وفات وصیت فرما گئے کہ رحمۃ اللعالمین ﷺ کے موئے مبارک میرے منہ اور ناک میں ڈال کر دفن کرنا جو میری مغفرت کا ذریعہ بنیں۔آپ کے بعد یزید فرمانروا ہوا۔جس کے عہد میں کوفیوں کی غداری سے کربلا کا واقعہ جانگداز ہوا۔جس سے شہداء کی سرخروئی اور کوفیوں کی سیاہ روئی نمایاں ہوگئی۔

۲۲ر شوال ۱۳۷۸ھ نامؔی

منقبتِ صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

مقام و مرتبہ دیکھا عجب صدّیقِ اکبر کا
فرشتوں کے دلوں میں ہے ادب صدّیقِ اکبر کا

وُہ دیکھو، "ثانی اثنین اذھمافی الغار" کی صُورت
ہے خود مدح سرا قرآں میں ربّ صدّیقِ اکبر کا

نبی کے بعد ہے ان کا تصرّف ساری اُمّت میں
عجم صدّیقِ اکبر کا، عرب صدّیقِ اکبر کا

خدا نے آپ تعظیمِ نبی کا حُکم فرمایا
سِکھایا مُصطفے نے خود ادب صدّیقِ اکبر کا

نہ اُمّ الخیر جیسی ماں کوئی ہوگی زمانے میں
نہ ثانی کوئی پیدا ہوگا اب صدّیقِ اکبر کا

پرے فخر و رعونت سے رہے وُہ تاجور ہر دم
نرالا ہی خلافت میں ہے ڈھب صدّیقِ اکبر کا

اُٹھا کر دیکھیئے بے شک قریشی ہاشمی شجرہ
نبی کے ساتھ مِلتا ہے نسب صدّیقِ اکبر کا

کہاں میں اور کہاں مدح سرائی اللہ والوں کی
کرم ہے با خدا مجھ پر یہ سب صدّیقِ اکبر کا

دِلوں میں قمقمے شہزاد جل اُٹھتے ہیں اُلفت کے
زباں پہ نام آ جاتا ہے جب صدّیقِ اکبر کا

علامہ محمد شہزاد مجدّدی